اور آپ کی روزانہ ڈائری لکھنے والا محمد افضل اڈیٹر اخبار البدر خاص قادیاں ہی میں طاعون سے مرا۔ اس کے علاوہ کئی ایک مرزائی طاعون سے مرے یہانتک کہ مرزا صاحب کو ایک سرکلر (عام حکم) دینا پڑا جس میں تسلیم کیا کہ ہمارے مرید طاعون سے مرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اسوقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہئے۔ یاد رکھو تم میں اسوقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوۃ ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں اُن میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء)

اس کے بعد ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزا جی نے اپنی جماعت کے لئے عام اشتہار دیا کہ جو میرا مرید طاعون سے مرجائے اُسے اُسی کے کپڑوں میں دفن کر دو اور ایسی میت سے سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر اسکا جنازہ پڑہو۔

اِن مرزائی اعلانوں سے معلوم ہوا کہ ؎

جاب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے ✤ تکبر وہ بری شئی ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی وغیرہ کی بابت

ساتویں پیشگوئی مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ کے متعلق ہے اس پیش گوئی کی ابتدائی اور انتہائی تاریخ خود مرزا صاحب کے کلام میں موجود ہے۔ اسلئے وہی کافی ہے۔ ہم اسی کو انہیں کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار

مجھکو کذّاب اور دجّال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اُس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابو الحسن تبتی نے اُس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۷ء کو چھپا ہے۔ میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولا۔ اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھپر تیرہ ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور اُن لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما لیکن اگر اے میرے آقا میرے مولا میرے منعم میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ ۱۳ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کیلئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر آمین ثم آمین۔ یہ دعا تھی جو میں نے کی اس کے جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کرونگا یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جسکا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جسکا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابو الحسن تبتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے اسلئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ اُنپر کھولیگا“

(اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء)

الہام تو بڑا زبردست ہے مگر آخر ہوا کیا؟ یہ کہ اس تین سال کے عرصہ میں مولوی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو شائد کبھی ایک آدہ دفعہ زکام ہوا ہو تو ہم انکار نہیں کر سکتے لیکن اسکے سوا اور کوئی واقعہ عظیمہ ایسا اُنکو پیش نہ آیا جو اس پیشگوئی کا مصداق بن سکے۔ نہ ہی وہ کسی ذلت کی موت سے تباہ اور برباد ہوئے بلکہ خود مرزا جی ان تینوں کی زندگی میں چل بسے ٭

لے حقیقت الوحی صفحہ ۱۸۲ پر لکھتا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب اور انکے ساتھیوں کے لئے تاریخ مقررہ تھی ناظرین اس کذاب کی کذب بیانیاں دیکھیں پھر کہنے کو مسیح اور مہدی۔ سچ ہے

سے کار شیطاں مے کند نامش ولی ٭ گر ولی ایں است لعنت بر ولی (اڈیٹر)